روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 27 نومبر 2001ء 11 رمضان 1422 ہجری - 27 نبوت 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 271

افطاری کی دعا

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ افطار کے وقت یہ دعا کرتے تھے-

اللھم لک صمت و علی رزقک افطرت

اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کررہا ہوں

(سنن ابی داؤد کتاب الصیام باب القول عندالافطار حدیث نمبر 2010)

اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب کا پر معارف اور لطیف تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز معزز نہیں

جولوگ محض خدا تعالیٰ کے لئے روزے رکھتے ہیں انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید اور تہلیل میں لگے رہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 23 نومبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

لندن: 23 نومبر 2001ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب پر نہایت پر معارف اور لطیف رنگ میں روشنی ڈالی- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا- اور عربی، انگریزی، بنگالی، جرمن اور فرنچ زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 187 کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا یہاں قابل غور نکتہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے جب بندے سوال کریں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں سن رہا ہوں اور میں قریب ہوں، یہ نہیں فرمایا کہ تو ان کو جواب دے کہ میں قریب ہوں- اور جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے زیادہ قریب ہے- دعا کی قبولیت کے بارے میں حضور انور نے چند احادیث پیش فرمائیں- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز اور کوئی چیز نہیں- آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے سنا، اس نے آپؐ پر درود نہ بھیجا، اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے پھر آپ نے اسے بلایا اور فرمایا تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنے لگے تو الحمد للہ اور ثناء سے شروع کرے، پھر اسے چاہئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر اس کے بعد جو چاہے دعا کرے- حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر شخص جو بھی دعا اللہ تعالیٰ سے کرتا ہے سنی جاتی ہے- وہ یا تو اسی دنیا میں پوری کر دیتا ہے یا آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیتا ہے- حضور انور نے فرمایا ہر انسان جو دعائیں کرتا ہے اسے یاد رکھنا چاہئے کہ مایوسی سے بڑا گناہ کوئی نہیں- پس دعاؤں میں صبر کریں اور نہ بھی سنی جائیں تو وہ دعائیں کسی نہ کسی رنگ میں ضرور پوری ہو جاتی ہیں- حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ تین اشخاص کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے بارے میں بددعا- حضور انور نے فرمایا ایک دوسری حدیث میں والد کی بجائے والدہ کا ذکر آتا ہے- حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ دار کی افطاری کے وقت کی دعا رد نہیں ہوتی- حضور انور نے فرمایا کہ افطاری کے وقت روزہ کھولنے کی دعا کے ساتھ جو بھی دل میں اچھی دعا آئے وہ کر لی جائے تو وہ وقت ایسا ہے جو قبولیت دعا کا وقت ہے-

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں، روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ذریعہ ہے ویسے قرب الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے- حضور انور نے فرمایا بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں حالانکہ تقویٰ اور قرب الٰہی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں- حضرت مسیح موعود روزے کی حقیقت کے متعلق بیان فرماتے ہیں- روزے کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں- روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت ہے اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے- انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے- اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں- پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث بنتی ہے- اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح و تحلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے گی- حضرت مسیح موعود مزید فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے- ان ایام میں کھانے پینے کے خیال سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے- حضور انور نے حضرت مسیح موعود کی بعض دعائیں اور الہامات کا بھی ذکر فرمایا-

حضرت مسیح موعود کی قبولیت دعا اور معجزات کے حوالے سے حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی ایک معجزہ تھی اور خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے کثرت سے نشان ظاہر فرمائے ہیں جو لامتناہی ہیں اور ہر گھر میں آپ کا کوئی نہ کوئی نشان مل جاتا ہے- حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے- وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے، یہاں تک کہ وہ یقین کروا دیتا ہے کہ وہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے- دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے والے کو اطلاع دیتا ہے- وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے اور جو مردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے-

29 رمضان المبارک کی

دعائیہ فہرست

حضرت مصلح موعود نے تحریک جدید کے مجاہدین کو رمضان المبارک کی دعاؤں سے مالا مال کرنے کے لئے 29 رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست کی روایت قائم فرمائی ہوئی ہے- عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دوستوں کو دعاؤں کے اس نادر موقع سے مستفید کرنے کے لئے تحریک فرمائیں کہ وہ 27 رمضان المبارک / بمطابق 13 دسمبر 2001ء تک مذکورہ فہرست مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمائیں-

(وکیل المال اول)

معلمین کلاس وقف جدید

کے لئے درخواستیں

ایسے نوجوان جو خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں وہ بطور معلم وقف جدید زندگی وقف کریں میٹرک میں کم از کم "سی" گریڈ ہوں- وہ اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف صدر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ 13 دسمبر تک دفتر وقف جدید پہنچانے کا انتظام کریں انٹرویو 22،23 دسمبر 2001ء کو ہوگا-

کوائف = نام، ولدیت، سکونت، تعلیم میٹرک کی سند کی فوٹو کاپی، جماعتی خدمت، قرآن مجید ناظرہ، تاریخ بیعت-

(ناظم وقف جدید)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

گل داؤدی

گلشن احمد نرسری میں گل داؤدی- 10+12+14 انچ گملوں میں مناسب قیمت پر دستیاب ہے- نیز موسمی پھولوں کے امپورٹڈ بیجوں کی پنیریاں دستیاب ہے-

(انچارج گلشن احمد نرسری)

خطبہ جمعہ

رمضان میں نیکی کی ایک فضا قائم ہوتی ہے‘ اس فضا سے فائدہ اٹھاؤ

نیکیوں کی جو ہوا چلائی گئی ہے ان ہواؤں کے رخ پر تیز رفتاری سے آگے بڑھو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 18 فروری 1994ء بمطابق 18 تبلیغ 1373 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد‘ تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

گزشتہ جمعہ میں میں نے قرآن اور حدیث کے حوالے سے جماعت کو رمضان سے متعلق کچھ نصائح کی تھیں یہ مضمون ابھی جاری تھا کہ وقت ختم ہوگیا یہ ایسا مضمون ہے جسے ہر سال دہرایا جاتا ہے اور دہرایا جاتا رہنا چاہئے- کیونکہ ایک سال کے عرصے میں انسان بہت سی نیک باتیں بھول چکا ہوتا ہے اور دنیا کی طرف واپس لوٹنے میں کئی قسم کے زنگ دوبارہ لگ چکے ہوتے ہیں- چنانچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے مدینہ کے متعلق جہاں آپ تھے یہ فرمایا کہ مدینہ تو ایک بھٹی کی طرح ہے جب لوہا اس میں تپا کر صاف ستھرا کر کے ہر آلائش سے پاک کر کے باہر نکالا جاتا ہے تو پھر کچھ عرصے کے بعد زنگ لگ جاتے ہیں اور اس بات کا محتاج ہوتا ہے کہ پھر اسی بھٹی میں جھونکا جائے- پس اس لئے آپؐ نے نصیحت فرمائی کہ بار بار صحابہ اور دور کے رہنے والے خصوصیت کے ساتھ‘ مدینے میں آئیں اور اپنے ان زنگوں کو دور کرتے رہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی پاک صحبت سے دوری کے نتیجے میں لگ گئے- یہ وہ مضمون ہے جس کو حضرت اقدس مسیح موعود نے بار بار بیان فرمایا (-) حضرت اقدس مسیح موعود کی اس نصیحت میں حکمت وہی تھی جو خود حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی نصیحت میں شامل تھی یعنی دوری سے کچھ زنگ لگ جاتے ہیں کچھ کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں- بار بار ان کو صاف کرنے کی ضرورت پڑتی ہے- یہی فلسفہ ہے جو (دینی) عبادات کے ساتھ منسلک ہے- اس گہرائی کے ساتھ کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک ایسا شخص جس کے پاس ندی بہتی ہو‘ صاف شفاف پانی اس ندی میں بہہ رہا ہو اور وہ پانچ وقت اس میں غسل کرے اس کے جسم پر میل کچیل کیسے رہ سکتی ہے- تو وہ فائدہ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت سے حاصل ہو سکتا تھا خدا تعالیٰ نے آپ کے دین میں ایسا دائمی کر دیا کہ بعد کے آنے والے زمانوں میں بسنے والے اور پیدا ہونے والے انسانوں کو یہ شکوہ اب نہیں ہو سکتا کہ ہمارے لئے پاک کرنے کی کوئی صورت باقی نہیں رہی- پس پانچ وقت کی نمازیں یہ وہ عبادتیں ہیں جن میں انسان بار بار غوطے لگا کر اپنی کثافتوں کو دور کرتا ہے اپنے میلوں کو دھوتا ہے اور پھر جمعہ کی عبادت ہے اور پھر حج کا ایک فریضہ ہے جو عمر بھر کے گند کو صاف کرنے اور میلوں کو بدن سے دور کرنے کے لئے روحانی بدن سے دور کرنے کے لئے کافی ہو جاتا ہے- ایک رمضان ہے جو ہر سال دہرایا جاتا ہے اور رمضان کے ساتھ وابستہ نصیحتیں بھی ہر سال دہرائی جاتی رہنی چاہئیں اور لازم ہے کہ انسان ان کو غور سے سنے اور حرز جان بنائے اپنے دل کی گہرائیوں میں جگہ دے اور یہ نیک ارادے باندھے کہ میں ان سے پوری طرح استفادہ کروں گا- رمضان میں بھی دراصل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت ہی ہے جو فیض پہنچاتی ہے- جب ہم آپ کی احادیث کے حوالے سے نصیحت کرتے ہیں تو وہ صحبت ہے جو صحابہ پاتے تھے وہی بات ہے جو الفاظ میں آپ کے سامنے رکھی جاتی ہے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اسوہ حسنہ جو زندگی کے مختلف ادوار میں آپؐ سے ظاہر ہوا اور روزانہ صبح و شام کے بدلنے کے ساتھ بھی وہ نئے جلوے اپنے اندر پیدا کرتا اور دکھاتا رہا‘ ان جلوؤں کے حوالے سے بھی صحبت کا ایک حصہ میسر آجاتا ہے-

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے- بخاری و مسلم دونوں نے کتاب الصوم میں درج کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا- جب رمضان کا مہینہ آتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوسری یہ روایت ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں- یعنی آسمان کے دروازوں سے مراد کیا ہے؟ جنت کے دروازے- اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں- اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں-

اس حدیث سے متعلق پہلے بھی میں کئی سال سے یہ بات جماعت کے گوش گزار کرتا رہا ہوں کہ ظاہری طور پر دیکھا جائے تو رمضان کے مہینے کا کوئی ایسا اثر دنیا پر تو ظاہر نہیں ہوتا جس سے یہ معلوم ہو کہ گناہ کم ہو گئے ہیں- اور نیکیاں بڑھ گئی ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو رہے ہیں اور جنت کے کھل رہے ہیں- اور بسا اوقات خود مسلمانوں میں بھی ایسے بدنصیب نظر آتے ہیں جو رمضان کے مہینے میں ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ جہنم کے دروازے یوں لگتا ہے پہلے سے زیادہ بڑے ہو کر کھل رہے ہیں اور جنت کے دروازے ان کے لئے اور بھی تنگ ہوتے چلے جا رہے ہیں- اس لئے اس مضمون کو سمجھنے کے لئے ہر انسان کو اپنی ایک کائنات کا تصور کرنا ہوگا- ہر انسان کی اپنی زمین ہے اور اپنا آسمان ہے اور اس حدیث کا تعلق ہر شخص کی زمین اور ہر شخص کے آسمان سے ہے- وہ شخص جو رمضان میں اپنی کائنات میں تبدیلیاں پیدا کرتا ہے اور وہ نیکیاں اختیار کرتا ہے جو اس مہینے کے ساتھ وابستہ ہیں اور جو اس کے لئے آسان کر دی جاتی ہیں- اس کے لئے یقیناً اس کے آسمان کے دروازے کشادہ ہو رہے ہوتے ہیں اور اس کی جہنم کے دروازے بند ہو رہے ہوتے ہیں- لیکن اگر رمضان آئے اور وہ ان نیکیوں سے فائدہ نہ اٹھائے تو پھر اس حدیث کے مضمون اور اس کی خوشخبریوں کا اطلاق اس کے جہان پر نہیں ہوتا- یہی وجہ ہے کہ غیروں کا جہان دیکھیں وہ اس حدیث کے مضمون سے مستثنیٰ‘ بے نیاز ایک الگ زندگی بسر کر رہا ہے اور اس کے مشاغل اسی طرح بد ہیں جیسے پہلے ہوا کرتے تھے‘ رمضان نے ان پر کوئی نیک اثر نہیں ڈالا-

رمضان میں کیوں یہ دروازے یعنی رحمت کے اور بخشش کے دروازے زیادہ کھولے جاتے ہیں اور روزمرہ کی زندگی میں کیوں نسبتاً تنگ ہو جاتے ہیں- اس مضمون پر غور کریں تو حقیقت یہ ہے کہ رمضان میں نیکی کی ایک فضا قائم ہوتی ہے ایک ماحول بن جاتا ہے چھوٹے چھوٹے بچے بھی کہتے ہیں ہمیں اٹھاؤ ہم نے بھی روزہ رکھنا ہے اور بعض بے چارے جب آدھی رات کو اٹھتے ہیں تو گھبرا جاتے ہیں کہ نہیں ہم نے اتنی جلدی روزہ نہیں رکھنا مگر نیکی کی خواہش ضرور ان کے دلوں میں کلبلاتی ہے اور ہر گھر میں یہ نمونے دکھائی دیتے ہیں- اور بعض جو پورا نہیں رکھ

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سکتے وہ کہتے ہیں ہمیں دو روزے رکھوا دو آدھے آدھے رکھ لیں گے لیکن روزے کی طرف توجہ‘ نمازوں کی طرف توجہ اس عمر میں بھی شروع ہو جاتی ہے جس عمر میں ابھی ان عبادتوں کا ان کو مکلّف نہیں کیا گیا ان پر یہ عبادتیں فرض نہیں کی گئیں-تو یہ تو وہ ماحول ہے جیسے برسات کے زمانے میں بعض جڑی بوٹیاں پھوٹتی ہیں سبزہ ہر طرف پھوٹنے لگتا ہے یا بہار کے دنوں میں بعض بنجر علاقوں میں بھی بہت خوبصورت پھول نکل آتے ہیں-تو رمضان کا موسم ہے جس کی بات ہو رہی ہے-اس موسم میں تمہارے دل نیکیوں پر آمادہ ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان میں ایک طبعی میلان جوش مار رہا ہے کہ نیکی کریں-اس فضا سے فائدہ اٹھاؤ- یہ نیکیوں کی جو ہوا چلائی گئی ہے ان ہواؤں کے رخ پر تیز رفتاری سے آگے بڑھو- پھر دیکھو کہ تمہارے لئے جنت کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے اور جہنم کے دروازے تم پر بند ہوتے چلے جائیں گے-

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جن دروازوں کے کھلنے کا ذکر کیا ہے وہ ہر انسان کی اپنی کائنات کے الگ الگ دروازے ہیں اور جن شیطانوں کے جکڑ دینے کا ذکر فرمایا ہے وہ بھی ہر انسان کے اپنے اپنے نفس کے شیطان ہیں- جو رمضان کے تقاضے پورے کرنے کی تمنا رکھتے ہیں ان کے شیطان ضرور جکڑے جاتے ہیں اور رمضان کے بعد اور رمضان کے دوران کی کیفیت میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ کیسا ہی کوئی انسان نیک ہو پھر بھی فرق پڑ جاتا ہے- جو رمضان کے دوران نیکی پر پابندی اختیار کی جاتی ہے‘ گناہوں اور لغویات سے بچنے کی احتیاطیں کی جاتی ہیں وہ رمضان کے بعد ویسی نہیں رہتی-تو اگرچہ جو شیطان ایک دفعہ قید کر دیا جائے حق تو یہ ہے کہ اسے عمر قید کی سزا ملے اور پھر کبھی آزادی نہ ملے-لیکن انسان کمزور ہے اور کسی نہ کسی پہلو سے کچھ آزادیاں اپنے شیطان کو ضرور دے دیتا ہے- پھر ایک اور رمضان آتا ہے پھر ایک اور آتا ہے پھر ایک اور آتا ہے- دعا یہ کرنی چاہئے کہ ہمیں موت ایسی حالت میں آئے کہ جب ہمارا شیطان جکڑا ہوا ہو-ہمیں خدا ایسے وقت میں بلائے جبکہ جنت کے دروازے ہمارے لئے پوری طرح کشادہ ہو چکے ہوں اور ایسے وقت میں ہم جان دیں جب جہنم کے دروازے ہم پر بند ہو چکے ہوں- یہ جو مضمون ہے اس کا کوشش سے زیادہ فضل سے تعلق ہے-کوشش سے اس حد تک کہ گہری سوچ کے ساتھ اور فکر کے ساتھ اور اس مضمون میں ڈوب کر دعا کی جائے جو معنی خیز ہو- ہونٹوں سے نہ نکلے- دل کی گہرائیوں سے اٹھ رہی ہو اور پابندی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اس بارے میں مدد مانگی جائے-

جو شخص رمضان میں اپنی کائنات میں تبدیلیاں پیدا کرتا ہے اور وہ نیکیاں اختیار کرتا ہے جو اس مہینے سے وابستہ ہیں اس کے لئے یقیناً آسمان کے دروازے کشادہ ہو رہے ہوتے ہیں اور اس کے جہنم کے دروازے بند ہو رہے ہوتے ہیں-

پس اس مضان مبارک میں جو نصیحتیں بار بار دہرائی جاتی ہیں ان میں ایک یہ بھی نصیحت ہے- مگر جب بھی نصیحت دہرائی جاتی ہے کوئی نیا پہلو اس کا خدا تعالیٰ سامنے لے آتا ہے اور جماعت کو اس کی طرف توجہ دلانے کی توفیق عطا ہوتی ہے- پس اس حدیث کے حوالے سے میں اس دعا کی طرف جماعت کو متوجہ کرتا ہوں کہ یہ دعائیں کرتے رہیں کہ رمضان کی نیکیاں آ کر گزر بھی جائیں تو ہمارا انجام ایسی حالت میں ہو گویا رمضان میں مر رہے ہیں- ایسے وقت میں ہو جب کہ تو ہم سے سب سے زیادہ راضی ہو اور اس پر ہمارا اپنا کوئی اختیار نہیں‘ انسان کی بے بسی کا معاملہ ہے‘ اللہ ہی ہے جب چاہے جس کو بلائے اور جس حالت میں چاہے بلا لے- اس لئے اس رمضان مبارک میں اپنے لئے اور اپنے بھائیوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ یہ دعائیں کریں-

ایک دوسری حدیث مسند احمد بن حنبل بحوالہ فتح الربانی جز 9 صفحہ 222 سے لی گئی ہے- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ:

’’جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور جس نے رمضان کے تقاضوں کو پہچانا اور ان کو پورا کیا اور جو رمضان کے دوران ان تمام باتوں سے محفوظ رہا جن سے ان کو محفوظ رہنا چاہئے یعنی جس نے ہر قسم کے گناہ سے اپنے آپ کو بچائے رکھا تو ایسے روزہ دار کے لئے اس کے روزے اس کے پہلے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں-‘‘

اس حدیث کا اس سے ملتی جلتی بعض اور احادیث سے بھی تعلق ہے اور میں ان کے حوالے سے اس مضمون کو زیادہ واضح کرنا چاہتا ہوں- بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جن میں آپ کو یہ ملے گا کہ ایک روزہ دار کی روزہ کشائی کر دو اور تمہارے سارے گناہ بخشے گئے ہمیشہ کے لئے نجات پا گئے- سوال یہ ہے کہ ایک طرف اتنی محنت کا حکم اور ارشاد کہ تمام مہینہ بھر رمضان کے سارے تقاضے پورے کرو اور رمضان کے تقاضے پورا کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے- کہنے میں آسان لگے لیکن حقیقت میں بہت ہی مشکل کام ہے- کیونکہ رمضان مبارک تمام عبادتوں کا معراج ہے- عبادتوں کے اندرونی رشتوں کے لحاظ سے نماز عبادتوں کا معراج ہے-لیکن رمضان مبارک میں وہ بھی اکٹھی ہو جاتی ہے اور شدت کے ساتھ پوری محنت کے ساتھ اور دل لگا کر نماز ادا کی جاتی ہے- پس تمام عبادتیں اپنے معراج کو پہنچتی ہیں اور ایسے وقت میں ان کے تقاضے پورے کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے-اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا ایک طرف تو یہ ارشاد فرمانا کہ یہ کرو تو تمہارے ساتھ کیا سلوک ہو گا تمہارے پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے گویا حج جو عبادات میں ایک خاص مرتبہ رکھتی ہے اور عمر بھر میں ایک دفعہ ادا کرنا ضروری ہے اس سے جو فوائد وابستہ ہیں‘ جو ثواب وابستہ ہیں وہ ایک اچھی طرح گزارے ہوئے رمضان کے ساتھ بھی وابستہ فرما دیئے گئے-

اور دوسری طرف یہ کہنا کہ فلاں بات کر دو تو تمہارے عمر بھر کے گناہ بخشے جائیں گے اور جنت کے دروازے تمہارے لئے کھل جائیں گے اور فلاں کام کر دو اور جو کام چھوٹے چھوٹے ہوں یہ بات بڑی تعجب انگیز ہے- ایسی حدیثیں بھی حدیثوں کی تلاش میں میرے سامنے آئیں یعنی جب میں جمعہ کے لئے انتخاب کرتا ہوں روایات کا یا حوالہ جات کا تو بہت سی روایات دیکھتا ہوں اور بعض اس موضوع کے لئے چن لیتا ہوں- بعض کو بعد کے لئے رکھ چھوڑا جاتا ہے ان میں ایسی حدیثیں بھی سامنے آتی ہیں مثلاً آج ہی ایسی حدیثیں بھی میں نے دیکھیں جن میں یہ ذکر تھا کہ روزہ کھلوا دو تو تمہیں ساری زندگی کے گناہ بخشے گئے اور تمہیں ہر قسم کے ثواب میسر آ گئے اور تمام نجات کے سامان ہو گئے- اور یہ بھی بیان کیا گیا کہ صحابہ میں سے بعض نے کہا کہ ہمارے پاس توفیق نہیں بہت شوق پیدا ہوا ہمیں تو توفیق نہیں ہے اتنی- تو فرمایا کہ اگر کوئی تھوڑا سا دودھ اور زیادہ پانی ملا کر بھی پھر بھی کسی کا روزہ کھلوا دے تو یہی ثواب اس کو میسر آ جائے گا- پھر دونوں باتوں کا آپس میں کیا تعلق ہے- دو ہی شکلیں عقلاً سامنے آتی ہے اول یہ کہ بہت سی ایسی حدیثیں ہیں جو بعد کے زمانوں میں صوفیاء نے گھڑ لی ہیں اور ایسی حدیثوں کی تعداد ہزار ہا بلکہ لاکھوں تک بھی بیان کی جاتی ہے- بعض صوفیاء کا یہ مسلک تھا کہ نیکی کی باتیں جو قرآن اور حدیث سے مطابقت رکھتی ہوں ان میں جوش پیدا کرنے کے لئے جو کہانی تم بنا لو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب کر دو اس نیت کے ساتھ کہ آپ کی بات لوگ مانیں گے ہماری نہیں مانیں گے تو اس میں کوئی گناہ نہیں-

حضرت امام بخاری علیہ الرحمتہ کے متعلق یہ روایت آتی ہے- بڑی آپ نے محنت کی ساری زندگی یعنی زندگی کا وہ فعال حصہ جو ہوش مندی کے بعد آپ کو نصیب ہوا آپ نے حدیث کی خدمت میں صرف کیا ہے‘ چھان بین میں صرف کیا ہے- آپ ایک دفعہ ایک روایت کی تلاش میں نکلے کہ پتہ تو کروں کہ وہ راوی تھا کون اس زمانے میں جس نے یہ حدیث اپنے پہلوں سے بیان کی ہے- لمبے سفر کئے‘ خرچ کیا‘ محنت اٹھائی اور جب پہنچے آخر اس شہر میں جس میں بتایا گیا کہ ایک صوفی صاحب ہیں ایک تہہ خانے میں رہتے ہیں بہت بزرگ انسان ہیں ان کی روایت ہے- تو ان تک پہنچے ان سے پوچھا کہ آپ کے متعلق بہت شہرہ ہے بہت نیک اور تقویٰ شعار انسان ہیں ایک روایت مجھے آپ کی طرف منسوب ہوئی ملی ہے اور میں تحقیق کے لئے آپ سے خود سننے کے لئے آیا ہوں- بتایئے یہ روایت آپ نے کس سے سنی تھی وہ شخص زندہ ہے تو بتائیں میں پھر جا کے اس سے بھی پوچھوں- تو انہوں نے کہا یہ تو میں نے آپ بنائی ہے- کہا آپ نے بنائی ہے؟ کہا- ہاں یہ دیکھو یہ سارا انبار یہ دفتر جو پڑے ہوئے ہیں روایتوں کے یہ میں بیٹھا بنا رہا ہوں یہی تو میری نیکی ہے عمر بھر کی کہ نیک کاموں کے لئے لوگوں کو اس طرح ترغیب دے رہا ہوں- حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے گا‘ یہ بحث نہیں اٹھائی کہ اچھی ہے یا بری‘ بری بات کے منسوب کرنے کی تو کسی کو جرات ہو ہی نہیں سکتی سوائے اس کے کہ اپنے نفس کے بہانے کے لئے کوئی تاویل تراش لے مگر اکثر اچھی باتیں منسوب

کی جاتی ہیں' فرمایا جو کوئی بھی میری طرف کوئی بات منسوب کرے گا جو میں نے نہ کہی ہو تو اپنے لئے جہنم میں جگہ بنائے گا۔ مگر بعض نادان ایسے تھے جن کو علم نہیں تھا یہ حدیث بھی نہیں پہنچی ہو گی۔ ہم نہیں کہہ سکتے انہوں نے کہاں جگہ بنائی اللہ بہتر جانتا ہے لیکن ایسی روایتیں تھیں اور بہت سی ایسی احادیث ہیں اس مضمون سے تعلق رکھنے والی جن میں دکھائی دیتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے مزاج کے خلاف ہیں اور جس گہرے سائنٹفک مذہب کی طرف آپ بلانے والے ہیں' جس کی بنیادیں ٹھوس عقل پر اور انسانی تجربے پر قائم ہیں اور جو آسمان سے ہدایت یافتہ مذہب ہے جس کا مزاج قرآن کے عین مطابق ہے اس کے برعکس بات آپ کیسے کہہ سکتے ہیں۔ اس لئے جو بہت سے اہل اللہ ہیں انہوں نے ایک یہ بھی رستہ تجویز کیا احادیث کی پرکھ کا کہ راویوں کے متعلق تو ہم تحقیق کرنے کی توفیق نہیں رکھتے اور جو ہو چکی ہو چکی۔ لیکن قرآن پڑھنے کی اور قرآن پر غور کرنے کی تو توفیق ہمیں عطا ہوتی ہے پس وہ حدیثیں جن کا مضمون قرآن سے ٹکراتا ہو یا واضح طور پر قرآن ان کی تائید یا پشت پہ نہ کھڑا ہو ان حدیثوں کے متعلق احتیاط اختیار کرو۔ اگر کوئی ایسا مضمون اس میں سے تلاش کر سکتے ہو جو حدیث کو چھوڑ کے بغیر قرآن اور دیگر احادیث کی تائید میں ہو تو اختیار کر لو۔ ورنہ ادب کے ساتھ اس حدیث کو اس خیال سے ترک کر دو کہ یہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ کا کلام نہیں ہو سکتا۔ پس ایسی حدیثوں کے متعلق میں نے ایک دفعہ غور کیا تو مجھے ایک عجیب بات دکھائی دی۔ مجھے یاد ہے ربوہ میں وقف جدید میں ایک مضمون کے لئے مجھے بہت کثرت سے حدیثوں کی ضرورت تھی جن میں سے میں نے خود تلاش کرنی تھی اور ایک بھاری تعداد ان حدیثوں کی جو مجھے پیش کی گئی' بغیر حوالہ دیکھے میں نے اندازہ لگایا کہ یہ صحاح ستہ میں سے ناممکن ہیں اور اگر اتفاقاً صحاح ستہ میں کوئی روایت جا پا بھی گئی ہے تو انسان تحقیق کر کے اس کو معلوم کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ جنہوں نے اکٹھی کی تھیں میں نے ان سے کہا کہ یہ حدیثیں مجھے لگتی ہیں کہ بعد کے زمانے کی' بیہقی کی یا کسی اور زمانے کی ہیں اور یہ اولین زمانے کی حدیثیں نہیں ہیں اور عجیب بات تھی کہ سو فیصدی یہ اندازہ درست نکلا۔ وہ تمام حدیثیں یا بیہقی کی تھیں یا بعد کے کسی اور زمانے کی تھیں۔ تو لوگ اپنے مطلب کی تلاش میں جب بے احتیاطی سے حدیثوں کو اختیار کرتے ہیں تو اس سے حدیثوں کے مضمون کو حدیثوں پر ایمان کو تقویت نہیں ملتی بلکہ نقصان پہنچتا ہے۔ اسی بے احتیاطی کے نتیجے میں یہ جو تحریکات چلی ہیں چکڑالوی' اہل قرآن والی انہوں نے امت کو بہت شدید نقصان پہنچایا ہے۔ بعض لوگوں کو عظیم خزانوں سے محروم کر دیا ہے۔ ساری امت کو تو نہیں لیکن امت میں ایک افتراق کی بناڈالی اور ان کے ایک حصہ کو گمراہ کر دیا اور محروم کر دیا۔

ایک دفعہ ایک اہل قرآن سے میری گفتگو ہوئی مجھے اس نے کہا کہ یہ تو ثابت ہے نا آپ مانتے ہیں کہ غلط حدیثوں کی ایک بڑی تعداد تھی جو راہ پا گئی اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب ہو گئی تو جب کھوٹ مل گیا تو ہم اس کو رد کرتے ہیں' میں نے کہا تم یہ جانتے ہو کہ سونا کس طرح تلاش کیا جاتا ہے۔ بعض دریاؤں کے کنارے پر ریت کے انبار میں چند ذرے سونے کے ہوتے ہیں اور سارا دن وہاں عورتیں اور بچے بے چارے بیٹھ کر سردی میں اور گرمی میں محنت کرتے ہیں۔ ان چند ذروں کی تلاش میں ڈھیروں ریت کے ذروں کو نکال کر رد کر کے الگ پھینکنا پڑتا ہے۔ تو کیا محمد رسول اللہ کا کلام اس سونے سے بھی کم قیمت ہے کچھ حیا کرو' کچھ غور کرو' کچھ فکر کرو۔ یہ ایسا پاکیزہ ایسا عجیب کلام ہے جس کی کوئی نظیر پہلے تو پیدا نہیں ہوئی لیکن آئندہ بھی کبھی پیدا نہیں ہو گی۔ اور اگر تم نے ہاتھ سے یہ دولت کھو دی تو پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گی۔ اس لئے تقویٰ اختیار کرو ایسے اصول معلوم کرو جیسے سائنس دانوں نے سونے کی پہچان کے اصول بنا رکھے ہیں۔ ان اصولوں کا اطلاق ہو تو پتہ لگ جائے گا کہ سونا کونسا ہے اور ریت کے ذرے کونسے ہیں۔ ہمارا تو یہی مسلک ہے۔ پس اس پہلو سے وہ حدیثیں جن میں ایسا ذکر ملتا ہے کہ ایک چھوٹی سی بات کی اور ساری عمر کی کمزوریاں غائب اور ہر قسم کے گناہ دھل گئے' تو پھر اگر ان کو اسی طرح مانا جائے ان کی ظاہری شکل میں تو پھر رمضان کی کیا ضرورت ہے۔ یعنی رمضان میں سے رمضان کا ہوتا ہوا گذرنے کی کیا ضرورت ہے۔ رمضان میں سے غیر کی طرح بھی گزر سکتے ہیں کسی روزے دار کو دودھ پلا دیا اور سارے رمضان کی نیکیاں ہاتھ آ گئیں۔ پس ان حدیثوں پر غور کی ضرورت ہے اور میرے نزدیک اگر وہ قابل قبول ہیں یعنی اگر وہ سچی ہیں تو لازماً قابل قبول ہیں اور اگر قابل قبول ہیں تو ان کے اندر کوئی حکمت کی بات تلاش کرنی ہو گی۔

بعض دفعہ ایک غریب انسان کی احتیاج یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ اس کے ساتھ نیکی کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ پسند آتا ہے اور خاص طور پر اگر ایک نیک انسان خدا کی خاطر روزہ دار ہو اور اتنا غریب ہو کہ روزہ کھولنے کے لئے کچھ بھی اس کو توفیق نہ ہو۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ میں پانی ملا کر ہی پلا دو۔ یعنی وہ اتنا غریب ہے بے چارہ کہ یہ بھی توفیق نہیں کہ لمبی کچی لسی ہی پی لے تو اس وقت یہ ممکن ہے یہ عقل کے خلاف بات نہیں رہتی۔ اس وقت ہو سکتا ہے دو طرح سے اس کا اثر ہو ایک تو یہ کہ خدا کے ایسے پاک بندے ایک غریب بندے کی احتیاج پوری کرنے کی جو نیکی ہے وہ اللہ تعالیٰ کو بطور خاص پسند آتی ہے اور گناہ اس طرح نہیں بخشے جاتے کہ اچانک بخشے گئے۔ اس طرح بخشے جاتے ہیں کہ ایسی نیکیاں کرنے والے کو نیکیوں کی توفیق ملتی ہے۔ اس کا دل نیکیوں میں لگ جاتا ہے' اس کی زندگی کی راہیں بدل جاتی ہیں' اس میں ایک روحانی انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔

پس بظاہر ایک چھوٹی سی نیکی ہے مگر اس کے ساتھ جو فوائد وابستہ کر کے بتائے گئے ہیں وہ فوائد بعد میں آنے والے ایک فوائد کا سلسلہ ہیں جو حکمت پر مبنی ہے اور ایک نیکی سے دوسری نیکی پھوٹتی چلی جاتی ہے۔ دوسرا پہلو اس میں یہ ہے کہ اس غریب کی دعا غیر معمولی طاقت رکھتی ہے' پہنچنے والی دعا ہے۔ ایک ضرورت مند کی آپ ضرورت پوری کریں ایک غریب اور بھوکے کو کھانا کھلائیں اس کے دل سے جو دعا نکلے گی اس کی بات ہی اور ہے اس کی چھلانگ اور پہنچ ہی اور ہے اور اپنے امیر دوستوں کی دعوت کر دیں اور کھا کر وہ جزاکم اللہ کہہ کر واپس چلے جائیں اس جزاکم اللہ کو اس دعا سے کیا نسبت ہے؟ یہ جزاکم اللہ تو ''تھینک یو'' بھی ہے۔ ہر قسم کا شکریہ بہت بہت۔ بہت مزہ آیا اس میں کوئی بھی حقیقت نہیں۔ (۔) یہ دعا بن جاتی ہے لیکن پھیکی پھیکی دعا جو بھرے ہوئے پیٹ سے نکل رہی ہو کہاں وہ دعا۔ کہاں ایک بھوکے کی احتیاج دور ہونے پر اس کی دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی دعا۔ تو رمضان میں اس قسم کی نیکیوں کی بھی تلاش کریں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ ایسی حدیثوں کو اگر قبول کرنا ہے تو صرف اس شرط پر قابل قبول ہیں کہ محمد رسول اللہ کی شان کے مطابق ان کے معنے تلاش کریں اور قرآن کی عظمت کے مطابق ان کے معنے تلاش کریں پھر ان کو قبول کریں۔ پھر ان کو اس وہم میں رد کرنے کا ہمیں کوئی حق نہیں کہ شاید یہ آنحضور ﷺ کا کلام نہ ہو۔

پس اس پہلو سے ایک اور نیکی جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ غریب کی ہمدردی ہے۔ روزہ کھلوانا ایک سمبل (Symbol) ہے اس وقت۔ رمضان کے دنوں میں یہ نیکی ایک سمبل (Symbol) بن جاتی ہے اور یہ سمبل (Symbol) اپنی ذات میں یہاں تک محدود نہیں رہتا اس کا تعلق احتیاج پوری کرنے سے ہے' دکھ درد دور کرنے سے ہے اور کوئی شخص اگر کسی نیک روزے دار کا دکھ دور کرے تو وہ چاہے روزہ کھلوا کر ہو یا اور طریقے سے ہو' وہ ضرور اللہ کے ہاں خاص مرتبہ رکھے گا اور ایسا نیکی کرنے والا خاص جزا پائے گا۔ لیکن اس کے علاوہ بھی انسانوں سے ہمدردی رمضان کا حصہ ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ بہت سخی تھے۔ بے حد خرچ کرنے والے تھے مگر رمضان میں تو یوں لگتا تھا ہوائیں آندھی بن گئی ہیں۔ اس قدر تیزی پیدا ہو جاتی تھی آپ کے خرچ میں اور وہ صرف روزہ کھلوانے کی حد تک محدود نہیں تھا بلکہ روزہ کھلوانے کے متعلق مجھے تو کوئی ایسی روایت معلوم نہیں کہ خالصتاً صرف روزہ کھلوایا کرتے ہوں۔ وہ بھی ایک خیرات کا حصہ تھا اور ہوتا ہو گا لیکن زیادہ تر غریبوں کی تلاش میں ان کی کھوج لگا کر ان پر خرچ کرنا اور کثرت کے ساتھ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا یہ وہ نیکی تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی زندگی سے ثابت ہے۔ آپ کی سنت سے ثابت ہے۔ پس اس حدیث کا یہ ترجمہ کر لینا کہ چاہے لوگ بھوکے مر رہے ہوں کسی طرح کی ضرورتوں میں مصیبت زدہ پھنسے بیٹھے ہوں اس طرف توجہ نہ کرو صرف انتظار کرو جب سورج ڈوبے تو کسی کا روزہ کھلوا دو۔ اگر یہ ترجمہ کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی زندگی اس کو جھٹلا رہی ہے۔ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس صادق القول کا فعل آپ کے قول کو جھٹلا رہا ہو کیونکہ آپ کے صادق القول ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو کہتے تھے سو فیصدی اس پر عمل بھی کرتے تھے تو آپ کی سنت کے نقشے سے آپ کے کسی قول کا ٹکرانا ممکن ہی نہیں ہے۔ آپ کے متعلق تو ہم یہی دیکھتے ہیں کہ

رمضان مبارک میں بڑی شدت اور تیزی کے ساتھ ہر نیکی میں آگے بڑھتے تھے اور خصوصیت کے ساتھ غریب کی ہمدردی میں اور صدقہ خیرات میں تو آپ کی کوئی مثال نظر نہیں آتی- جیسا کہ میں نے بیان کیا کہ صحابہ کے پاس لفظ ختم ہو جاتے تھے بیان کرتے ہوئے- کہتے بس یہ سمجھ لو کہ ہوائیں جھکڑ میں تبدیل ہو گئیں- پس اس پہلو سے اس حدیث کے مضمون کو بھی پیش نظر رکھیں- ان کو بھی تلاش کریں جو منہ سے مانگتے نہیں ہیں لیکن جن کی ضرورت انتہا کو پہنچی ہوتی ہے لیکن محض روزہ کھلنے کے وقت ان پر نظر نہ کریں- غریبوں نے روزہ رکھنا بھی تو ہوتا ہے اور بھی تو ضرورتیں پوری کرنی ہیں ان کے بچے بھی تو بھوکے ہوتے ہیں جو روزہ کی عمر میں پہنچے ہی نہیں ہوتے- پس صدقہ وخیرات میں کثرت سے آگے بڑھیں اور جس حد تک کسی کی توفیق ہے وہ اگر خود کسی غریب تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچے ورنہ جماعت کی وساطت سے صدقہ وخیرات میں زیادہ سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کرے-

جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا رمضان مبارک ایک قسم کی عبادتوں کا معراج بن جاتا ہے- اس مضمون کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے یوں بیان فرمایا:............ ’’ان لکل شیء باباً و باب العبادۃ الصیام‘‘ (جامع الصغیر)

ہر چیز کا ایک رستہ اور ایک دروازہ ہوا کرتا ہے اور عبادت کا دروازہ رمضان ہے- اگر رمضان میں تم عبادتوں میں داخل نہ ہوئے تو پھر کبھی نہیں ہو گے-

اپنی عبادتوں کو ہدایت سے خالی اور ویران نہ بننے دیں بلکہ ہدایت سے پر کریں پھر ان سے وہ نور نکلے گا جو آپ کے ماحول کو روشن کرے گا

اس کے بہت سے معنی ہو سکتے ہیں لیکن ایک معنی جو عام فہم اور روزمرہ ہمارے مشاہدے میں ہے وہ یہ ہے کہ جس کو رمضان میں عبادت کی توفیق نہ ملے اسے سارا سال عبادت کی توفیق نہیں ملتی- پس یہ وقت ہے عبادت کرنے کا- یہ دروازہ کھلا ہے اس دروازے سے داخل ہو گے تو پھر آسمان کا دروازہ کھلے گا- یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ زمین کے دروازے تو بند رکھو اور اس رستے پر داخل ہو جاؤ جس کے آگے پھر آسمان کے دروازے لگے ہوئے ہیں- وہ بند ہوں یا کھلے ہوں پھر تمہیں اس سے کیا- پہلے اپنی زمین کے دروازے تو کھولو- پس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے پھر دروازوں کے حوالے سے ایک بات کی ہے اس کے مفہوم کو سمجھو اور پہلی بات کے ساتھ اس کا تعلق جوڑو- دروازے تو کھلتے ہیں' کن کے لئے' رمضان میں جن کے اپنے دروازے عبادت کے لئے کھل جاتے ہیں اور رمضان کے لئے کھلا دروازہ بنتا ہے- اب رمضان کو دروازہ کہنے میں یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ کیوں رمضان میں بعض لوگ محروم ہو جاتے ہیں- کیونکہ دروازہ کھلتا بھی ہے اور بند بھی ہو جاتا ہے- اس کو رستہ تو نہیں فرمایا دروازہ فرمایا ہے- فرمایا ہے عبادت کا دروازہ مگر جس پر کھلے گا وہی توفیق پائے گا- اگر بند دروازے سے کوئی ٹکرا کر یا اسے کھٹکھٹا کر واپس چلا گیا تو اس سے کیا فائدہ-

پس رمضان میں اپنی عبادت کی طرف بھی توجہ کریں اور اپنے بچوں کی عبادت کی طرف' اپنے ہمسایوں کی عبادت کی طرف' اپنے گرد و پیش میں عبادت کے مضمون کو بیان کریں اور

عبادت ایک ایسی چیز ہے جس میں داخل ہو کر واپسی کی گنجائش نہیں ہے- اگر عبادت میں ایک دفعہ آپ داخل ہو کر پھر باہر نکلنے کی کوشش کریں گے تو ساری عبادتیں رائیگاں جائیں گی بلکہ بعض اوقات پہلے سے بھی بدتر مقام تک پہنچ جائیں گے- عبادت کو پکڑ رہنا' عبادت پر صبر کرنا لازم ہے اور اس پہلو سے ایک بہترین موقع ہے دنیا کی تربیت کا- دنیا بھر میں جماعتوں کو بڑے مسائل میں سے ایک یہ مسئلہ درپیش ہے کہ بعض نوجوان جو نئی نسلوں کے پیدا ہونے والے ہیں' نئی نسلوں کے تربیت پانے والے ہیں ماحول کی کثافت اور گندگی سے متاثر ہو گئے ہیں' وہ عبادتیں چھوڑ بیٹھے ہیں- اور اس ضمن میں صرف نوجوانوں کی بحث نہیں' بعض خواتین مجھے خط لکھ کر سب سے زیادہ درد یہ پیش کرتی ہیں کہ ہمارا خاوند ویسے ٹھیک ہے' سب کچھ ہے' ہمیں کوئی شکوہ نہیں مگر نماز نہیں پڑھتا تو اللہ تعالیٰ ان بدنصیبوں کے نصیب جگا دے ان کے مقدر روشن فرمائے- یہ عبادت تو ایک ایسی چیز ہے جس کے بغیر زندگی نہیں ہے- یہ تو روزمرہ کا سانس ہے' روزمرہ کا پانی ہے' اگر عبادت نصیب نہیں تو روحانی زندگی کا کوئی تصور ہی نہیں ہے- پھر خواہ دنیا کے لحاظ سے اچھا ہو' کیسا ہی ہو' دنیا میں (دین) سے باہر بھی تو اچھے اچھے لوگ نظر آتے ہیں- ہر مذہب نہیں بلکہ لامذہب لوگوں میں بھی بعض جگہ جہاں ملائیت زیادہ ہو وہاں لامذہب لوگوں میں زیادہ شرافت نظر آتی ہے بہ نسبت ملائیت سے متاثر لوگوں کے- مگر اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے- صرف اتنا ہے کہ ایسے لوگوں سے لوگوں کو شر نہیں پہنچتا وہ (دین) کا ایک پہلو اپنے اندر رکھتے ہیں لیکن خود امن میں نہیں آتے- خود امن میں آنا تو (دین) کے دوسرے پہلو سے تعلق رکھتا ہے (-) کہ جو اللہ کے لئے صاف اور ستھرا ہو کر اس کے حضور سر جھکا دے تو اچھے لگتے ہیں یہ لوگ- دنیا کو ان سے کوئی شر نہیں پہنچتا لیکن بدنصیب ہیں کہ خود اس فیض سے محروم ہیں جو (دین) کے اعلیٰ معنے میں داخل ہے جن کا تعلق اللہ سے ہے اور اللہ کے حضور سر تسلیم خم کرنے سے ہے' اس کے سپرد ہو جانے سے ہے- اس پہلو سے عبادت کے بغیر یہ ممکن نہیں ہے- پس رمضان مبارک میں اپنی' اپنے گھر والوں کی' اپنے ماحول کی جہاں جہاں تک آپ کی رسائی ہو' اس پہلو سے تربیت کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو عبادتوں پر قائم فرمائے اور عبادتوں کا ذوق عطا فرمائے اور اس مہینے میں ایسی عادت پڑ جائے کہ پھر چھٹے نہیں-

دیکھو بد لوگوں کو تو بعض دفعہ چند دن کی بدی سے عادت پڑ جاتی ہے- یہ جب ڈرگز (Drugs) کے متعلق ایک پروگرام آ رہا تھا جس میں سکول کے بچوں سے پوچھا جا رہا تھا کہ بتاؤ تم پر کیا گذری' تمہیں آخر کیا سوجھی کہ جانتے بوجھتے ہوئے اس کی بدیوں کو پہچانتے ہوئے تم نے ڈرگ اختیار کر لی اس کے عادی بن گئے تو اکثر بچوں نے جو جواب دیا وہ یہی تھا کہ ہمیں نہیں پتہ تھا کہ ایک دفعہ استعمال کرنے سے ہی عادت پڑ جائے گی- ہمارے دوستوں نے جو بڑے تھے جو یہ کیا کرتے تھے ہمیں کہا پہلے چکھ کے تو دیکھو ذرا تھوڑی سی ہے کیا فرق پڑتا ہے اور دیکھا دیکھی اس عجوبے کے طور پر کہ دیکھیں کیا چیز ہے ایک دفعہ جب استعمال کی تو جب وہ اثر ختم ہوا تو دل میں ایک کرید سی لگ گئی کہ اور بھی دیکھیں کیا ہے اور پھر وہ چلتے چلتے ایسی بھوک بن گئی کہ جس سے انسان تلملانے لگتا ہے اور جب تک اس بھوک کا پیٹ نہ بھرے اس وقت تک اس کو چین نصیب نہیں ہوتا تو بدیوں میں بھی تو لوگ چند دن میں عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں-

نیکی کو اگر اس طرح آپ اختیار کریں کہ اس کا لطف حاصل کرنے لگیں پھر آپ کو ضرور عادت پڑے گی- پس عادت ڈالنی ہے تو اس کا دوسرا قدم بھی اٹھائیں اور عبادت سے لطف اندوز ہونے کی کوشش کریں اور لوگوں کو طریقے سمجھائیں کہ کس طرح عبادت میں لطف اٹھایا جاتا ہے- ایک دفعہ جب میں نے عبادات کے مضمون پر سلسلہ شروع کیا تھا تو ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ میرے بچے کو یہ سن سن کر پوری بات سمجھ آتی بھی نہیں تھی لیکن نماز کی عادت پڑ گئی- چھوٹا سا معصوم بچہ اور ضرور میرے ساتھ کھڑا ہو جاتا تھا اور سجدے کرتا تھا' ایک دفعہ وہ سجدے میں کچھ بول رہا تھا میں نے کہا کیا ہے- کہتا تم سے نہیں بات کر رہا' میں اللہ میاں سے بات کر رہا ہوں- اب دیکھیں اس کو اس میں بھی لطف آتا تھا کیوں آپ عقل والے ہو کر' بڑے ہو کر' عبادت اس طرح ادا نہیں کرتے کہ اس سے لطف آنا شروع ہو جائے اور یہ لطف بھی اللہ سے مانگنا ہو گا- پس اس مہینے عبادت پر قائم ہوں اگر پہلے آپ عقل والے ہو کر' بڑے ہو کر' عبادت اس طرح ادا نہیں کرتے کہ اس سے لطف آنا شروع ہو جائے اور یہ لطف بھی اللہ سے مانگنا ہو گا- پس اس مہینے عبادت پر قائم ہوں اگر پہلے آپ کو لطف نہیں آتا اور صرف عادت ہے تو دعا مانگیں اور کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عبادت کا لطف عطا کرے- پھر اپنے گھر والوں کے لئے یہ کوشش کریں اور ان کے لئے بھی

یہ دعا کریں کہ اے اللہ رمضان کے چند دن ہیں گذر جائیں گے بعد میں ہم کہاں ٹکریں مارتے پھریں گے- وہ نیکیاں جو اب قریب آ گئی ہیں' جنت قریب آنے کا یہ بھی تو مطلب ہے کہ نیکیاں آسان ہو گئی ہیں پہنچ گئی ہیں ہاتھ بڑھاؤ تو نیکی ہاتھ آ سکتی ہیں ایسے وقت میں ہمیں نیکیاں عطا کر دے اور ایسی عطا کر کہ پھر آ کر جانے کا نام نہ لیں ایک دفعہ آئے تو ہماری ہو کر رہ جائے-

اس پہلو سے نمازوں کو قائم کریں اور نمازوں کے لطف اٹھائیں اور اٹھانے کی کوشش کریں اور اپنے ماحول میں نماز کو قائم کریں کیونکہ سب سے زیادہ نحوست کسی قوم پر عبادت سے دوری ہے- مذہبی قوم کہلاتی ہو اور عبادت سے عاری ہو جائے تو کچھ بھی اس کا باقی نہیں رہتا اور وہ قومیں جو عبادت پر

قائم ہوں اور اس کے مزاج سے عاری ہوں اس کے عرفان سے خالی ہوں ان کی زندگی بھی ویران رہتی ہے ان کو کچھ نصیب نہیں ہوتا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو میں جس عبادت کی طرف بلا رہا ہوں وہ وہ ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عبادت تھی جس سے سینے ہی آباد نہیں ہوتے بلکہ اس کے گردو پیش روشن ہو جاتے ہیں وہ ایسے لوگ بن جاتے ہیں جن کے متعلق قرآن فرماتا ہے۔

(......نورھم یسعی بین ایدیھم......)

کہ ان کا نور ان کے سینوں سے باہر آ کر ان کے آگے چلتا ہے اور دوسروں کے لئے بھی ہدایت کا موجب بنتا ہے۔ پس وہ تو سچی اور گہری عبادت سے حاصل ہو سکتا ہے ورنہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اس زمانے ہی کے ذکر میں فرمایا کہ

"مساجد ھم عامرة وھی خراب من الھدی"

ایسی مساجد بھی ہوں گی اس زمانے میں، جو بھری ہوئی ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی اور ویران۔ پس اپنی عبادتوں کو ہدایت سے خالی اور ویران نہ بننے دیں بلکہ ہدایت سے پر کریں پھر ان سے وہ نور نکلے گا جو آپ کے ماحول کو روشن کرے گا، آپ کے گردو پیش کو روشن کرے گا، آپ کو ترقی کے نئے رستے دکھائے گا۔ آپ کے آگے آگے چلے گا اور اس کے فیض سے پھر آپ دنیا کو بھی حقیقی عبادت کا ذوق عطا کرنے کی اہلیت حاصل کر لیں گے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ "جب رمضان سلامتی سے گذر جائے تو سمجھو کہ سارا سال سلامت ہے" (دارقطنی بحوالہ جامع الصغیر)۔ اب رمضان کے سلامتی سے گزر جانے کا مطلب یہ ہے کہ جو رخ رمضان نے اختیار کر لیا وہ قائم ہو گیا اور دائمی ہو گیا۔ جس طرح ایک بندوق کی نالی سے گولی نکلتی ہے تو جس طرف نالی کا رخ ہے پھر جب تک دوسرے عوامل اس کا رخ موڑ نہیں دیتے وہ اسی طرف چلتی رہتی ہے۔ اگر ہوا نہ ہو، کشش ثقل حائل نہ ہو، دوسری اور ایسی باتیں جو کسی حرکت کرنے والے کی حرکت میں حائل ہو جاتی ہیں وہ درپیش نہ ہوں تو ہمیشہ ہمیش کے لئے اسی رخ پر وہ گولی چلتی رہے گی تو رمضان کا سلامتی سے گذر جانے کا مطلب ہے، ایک مہینہ، تمیں دن کی عبادتوں کی عادت، نیکی کی عادت اتنی پختہ ہو چکی ہو کہ رمضان سے نکل کر بھی قبلہ وہی رہے جس قبلے کی طرف تم رمضان میں روانہ تھے وہ رخ نہ بدلے۔ اور سارا سال سلامتی سے گذر گیا کا یہ مطلب ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ رمضان سے پیچھا چھڑاتے ہی ہر نیکی سے چھٹی کر جاؤ اور کہو چلو جی اب سال گزر گیا۔ سال گزرنے میں نصیحت یہ ہے کہ سلامتی میں کہتا ہی اس کو ہوں جس کے نتیجے میں سال بھر کو سلامتی نصیب ہو۔ مہینے کی سلامتی نہیں، ایک مہینہ سارے سال کی ضمانت لے کر آئے وہ رمضان ہے۔ جس کو کہا جا سکتا ہے کہ سلامتی سے گذر گیا۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اور یہ بخاری کتاب الصوم سے حدیث لی گئی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: جو روزہ دار جھوٹی بات اور غلط کام نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے پینے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے چھوڑے نہ چھوڑے، جو مرضی کرتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ کو اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ اس نے میری خاطر کھانا چھوڑ دیا اور پانی پینا بند کر دیا۔ جو چھوڑنے والی باتیں ہیں وہ یہ ہیں حقیقت میں اور جو چھڑائی جا رہی ہیں وہ تو جائز باتیں ہیں وہ عارضی طور پر باتوں کو چھڑانے کے لئے آپ کو ایک ورزش کروائی جا رہی ہے۔ تو عجیب بات ہے کہ لوگ وہ باتیں جو حلال ہیں اور جائز ہیں وہ تو چھوڑ دیتے ہیں روزوں میں اور جو حرام ہیں وہ نہیں چھوڑتے۔ اور بڑی بھاری تعداد ایسے بے وقوفوں کی ہے اور اگر آپ اپنے آپ کا جائزہ لیں تو اس بے وقوفی میں کسی نہ کسی حد تک تقریباً ہر انسان ہی مبتلا رہتا ہے۔ بڑے گناہ نہیں چھوٹے گناہ کرتا رہتا ہے لغویات میں مصروف رہتا ہے۔

پس روزے رکھنے میں جو جائز چیزوں کو چھوڑنا ہے اس میں یہ سبق ہے کہ جائز چھوڑ رہے ہو خدا کا خوف کرو نا جائز کی جرات کیسے کرو گے اللہ کی خاطر تم کہتے ہو کہ ہمیں ایسا پیار ہے خدا سے اس کی خاطر حلال چیزیں چھوڑنے پر آمادہ بیٹھے ہیں اور حرام نہیں چھوڑ سکتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے اس کے روزے میں کوئی دلچسپی نہیں۔ کوئی اس کو فائدہ نہیں ہو گا پس خصوصیت سے جھوٹی بات سے پرہیز یہ ایک بہت ہی اہم اور عظیم نصیحت ہے اگر وہ لوگ جن کو جھوٹ کی عادت ہے اور بسا اوقات وہ جھوٹ بولتے ہیں ان کو پتہ بھی نہیں لگ رہا ہوتا کہ جھوٹ بول رہے ہیں لیکن کبھی کبھی یاد بھی آ جاتا ہے کہ ہاں ہم جھوٹے ہیں اگر خود وہ سوچیں تو پھر ان کو جھوٹ دور کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔ مصیبت یہ ہے کہ جب کوئی دوسرا کہے تو نہ صرف یہ کہ مانتے نہیں بلکہ غصہ کرتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔

ایک دفعہ ہمارے ہاسٹل میں ایک لڑکا ہوا کرتا تھا وہ جھوٹا مشہور تھا اور اس سے میں نے بات کی تو کہتا ہے کہ "خدا دی قسم اے میں تے کدی وی جھوٹ نہیں بولیا"۔ کہ لوجی "لوجی" بھی بہت کہنے کی عادت تھی کہ لو یہ کیا بات ہوئی۔ میں اللہ کی قسم کھا کے کہتا ہوں میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور وہ جھوٹ بول رہا تھا کیونکہ ہر وقت جھوٹ بولتا تھا تو بعض لوگوں کو پتہ نہیں لگتا۔ لیکن سب سے مہلک بیماری جھوٹ ہے ہر نیکی کو کھا جاتی ہے یہ تیزاب ہے جس سے سونا بھی پگھل جاتا ہے۔ "ایکوا ریجا" اس تیزاب کو کہتے ہیں جس سے سونا بھی نہیں بچتا تو یہ تو ہر نیکی کو کھانے والا تیزاب ہے اس سے بچنے کی کوشش کریں اور اپنے گھروں کو خصوصیت سے سچائی کی آماجگاہ بنائیں۔ اپنی بیویوں پر اپنے بچوں پر نظر رکھیں اور اگر آپ جھوٹے ہیں تو بیوی کو چاہئے کہ وہ آپ پر نظر رکھ۔ بچے میری آواز سن رہے ہیں اور مجھے پتہ ہے کہ آج کل احمدی بچوں کو بہت زیادہ شوق ہے اپنے بڑوں کی تربیت کرنے کا۔ وہ جو بات سن لیتے ہیں معصومیت سے اسے پلے باندھ لیتے ہیں اور پھر بڑے کو کرتے دیکھتے ہیں کہتے ہیں دیکھو دیکھو ہم لکھ دیں گے حضرت صاحب کو کہ تم یہ کیا کر رہے ہو اور کئی ماں باپ مجھے لکھتے ہیں کہ ہمیں بڑا لطف آیا بات سن کر۔ ان کی نصیحتیں ان کو پیاری بھی لگتی ہیں اور ان کے دل پر اثر بھی کرتی ہیں۔ اگر محلے والا کوئی آ کے کہتا تو شاید اس پر مرنے مارنے پر یا لڑنے پر آمادہ ہو جاتے۔

پس بچوں کو میں کہہ رہا ہوں جو میرے مخاطب ہیں میرے سامنے ٹیلی ویژن پر بیٹھے ہوں گے وہ تیار ہو جائیں مربی بننے کے لئے، مگر گستاخی نہ کریں، ماں باپ آپ کے بڑے ہیں۔ ان سے تن کر نہ بولنا۔ ادب اور پیار سے ان کو سمجھائیں تو انشاء اللہ آپ کی باتوں کا نیک اثر پڑے گا۔ یہ جو آپ نے محاورہ سن رکھا ہے کہ پھول کی پتی سے ہیرے کا جگر کٹ سکتا ہے تو اے احمدی بچو تم وہ پھول کی پتیاں ہو جن سے سخت جگر بھی کٹ سکتے ہیں۔ اگر پیار سے اللہ کی خاطر، ہمدردی سے اپنے بڑوں کو نصیحت کرو گے تو دیکھنا انشاء اللہ ان کے دل پر اس کا کیسا اثر پڑے گا۔ تو تم بھی نگران ہو جاؤ اور اپنے گھروں میں جھوٹ کو داخل ہونے کی اجازت نہ دو اور جو داخل ہوئے ہیں ان کو دھکے دے دے کر باہر نکال دو۔

وہ جماعت جو جھوٹ سے پاک ہو جائے اور اس زمانے میں جبکہ جھوٹ نے ساری انسانی زندگی پر قبضہ کر رکھا ہے۔ اس کی بقا کی آسمان ضمانت دے گا خدا ضمانت دے گا۔ کوئی دنیا کی طاقت آپ کا بال بیکا نہیں کر سکے گی اگر آپ سچے ہو جائیں۔ عقائد میں سچے ہیں، اعمال میں سچا ہونے کی کوشش کر رہے ہیں مگر روزمرہ کی زندگی میں جھوٹ کے زہر سے اپنے اعمال کو روز روز ضائع کرتے چلے جاتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ تیزاب ہے جو نیکیاں کھا جاتا ہے اور پھر اس کے نتیجے میں ہمارے معاشرے میں بہت سخت تکلیفیں پھیلتی ہیں۔ جھوٹ کے نتیجے میں کئی طلاقیں ہوتی ہیں۔ کئی گھر جہنم بنے رہتے ہیں اور روزمرہ کی جھوٹ کی عادت سے انسان اپنے باہر کے نقصان بھی کرواتا ہے۔ تجارتوں میں بے برکتی پڑ جاتی ہے۔ جو شراکتیں ہیں وہ نا کام ہو کر ٹوٹ جاتی ہیں اور تلخیاں پیچھے چھوڑ جاتی ہیں۔ یہ تو بہت ہی خبیث چیز ہے۔ اس لئے اس رمضان میں جھوٹ کے خلاف بھی جہاد کریں اور جھوٹ کے خلاف جہاد میں بڑی کثرت کے ساتھ دعائیں کریں۔ چھوٹے بڑے سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جھوٹ کی لعنت سے نجات

بخشے۔

اور میں جو بار بار کہہ رہا ہوں اس کی وجہ ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض احمدی نیکیاں اختیار کرنے کے باوجود جھوٹ کو اس شدت سے نہیں چھوڑ رہے جیسا کہ ایک سخت نفرت کے رویے سے جھوٹ کو ترک کر باہر پھینک دینا چاہئے اس طرح دلوں سے اکھیڑ کر باہر نہیں پھینکا ہوا۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب اُن کو ضرورت پیش آتی ہے تو جھوٹ بول جاتے ہیں۔ یعنی روز مرہ نہیں بول رہے ہوتے اگر گواہی دینی ہے کہیں، کہیں اپنے مقصد کی بات ہو، کہیں کسی جرم سے، کسی سزا سے بچنا ہو، کہیں اسائلم ڈھونڈنا ہو، کہیں اور اس قسم کے معاملات ہوں جہاں روزمرہ کی ان کی زندگی کو فائدہ ہوگا تو پہلا خیال ہی ان کے دماغ میں جھوٹ کا آتا ہے کہ کس طرح جھوٹ بولیں کہ ہم اس مصیبت سے بچ جائیں اور فلاں فائدہ حاصل کرلیں۔ ایک انشورنس ہے اس کا ناجائز استعمال ہے۔ روزمرہ کی زندگی میں حکومت کچھ دلوا رہی ہے اور آپ اپنا کام کررہے ہیں۔ اگر کررہے ہیں تو پھر پکڑے جانے پر اس کے عواقب کے لئے بھی تیار رہیں۔ کیوں آپ کرتے ہیں؟ اگر تو اس یقین کے ساتھ کرتے ہیں کہ اگر ہم پکڑے گئے تو ہم مانیں گے اور اس سے بڑی بدی میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ اگر ایسا یقین ہو تو اکثر آپ میں سے کام ہی چھوڑ کے بھاگ جائیں۔ لیکن جو کرتے ہیں اکثر ان کے دل میں اسی قسم کے چور چھپے ہوئے ہیں وہ کہتے ہیں اگر پکڑے گئے تو ہم نے یہ کہنا ہے ہم تو یوں کررہے تھے اور یہ بات ہو رہی تھی یا غلط اطلاع دی گئی ہے جھوٹ ہے، جھوٹے الزام ہیں۔ پس ہر انسان کے جسم کے اندر اس کے دل میں اس کے رگ و پے میں جھوٹ کے چور چھپے ہوئے ہیں اور حقیقت میں اگر وہ غور کرے تو خدا سے بڑھ کر ان کی عبادت کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب سخت مصیبت کا وقت آتا ہے تو بعض مشرک بھی میری طرف دوڑتے ہیں اور مجھ سے مدد مانگتے ہیں۔ جب سمندر میں ہواؤں کے مزاج بدل جائیں اور لہریں کشتی کو اس طرح تھپیڑے دینے لگیں کہ کسی وقت بھی وہ غرق ہوسکتی ہو اس وقت مشرک بھی خدا کو پکارنے لگتا ہے۔ اس موحد کا کیا حال ہوگا جب وہ زندگی میں ادنیٰ سی مشکلات کا سامنا کررہا ہو، جب اس کی کشتی کو معمولی ہچکولے لگ رہے ہوں اور وہ خدا کی طرف دماغ لے جانے کی بجائے کسی جھوٹ کی طرف مائل ہو رہا ہو تو اس جھوٹ کو خدا بنانے کے مترادف بات ہے اور بہت ہی مکروہ بات ہے۔ ساری عمر کی توحید کو یہ جھوٹ کھا جاتا ہے اور باطل کردیتا ہے۔

پس جھوٹ سے بچنے کی پہچان یہ ہے کہ اپنے اعمال پر غور کریں اور یہ فیصلہ کرتے رہیں بار بار کہ اس عمل کے نتیجے میں اگر میں کبھی ایسے مقام پہ پہنچوں جہاں مجھے کوئی خطرہ درپیش ہو تو آیا میں جھوٹ کا سہارا لئے بغیر سزا کو خوشی سے قبول کرتے ہوئے اپنی توحید کا سچے دل سے اقرار کرسکتا ہوں کہ نہیں۔ توحید کے ساتھ وفا دکھا سکتا ہوں کہ نہیں۔ اگر نہیں تو پھر اس کی زندگی میں خطرے کا الارم بج رہا ہے۔ ہر وقت وہ ان خطرات کا سامنا کررہا ہے جو مشرک کو درپیش ہوتے ہیں۔

اس لئے جب کامل یقین اور سچائی کے ساتھ آپ اپنے نفس کا معائنہ کرتے ہیں اور پھر جھوٹ کو کرید کرید کر باہر نکال پھینکتے ہیں تو پھر توحید آپ کے دل میں جاگزیں ہوتی ہے اور پھر کسی جھوٹ کی ضرورت نہیں رہتی۔ پھر خدا آپ پر اس طرح جلوہ گر ہوتا ہے اور اس طرح آپ کی حفاظت میں اور آپ کی پناہ میں کھڑا ہو جاتا ہے کہ پھر ان باتوں کی ضرورت ہی کوئی نہیں رہتی تب انسان کو پتہ لگتا ہے کہ امن کیا ہے۔ سلام کے کیا سچے معنی ہیں۔ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کردینا کیا ہوتا ہے۔ پس سلامتی سے جس مہینے میں سے گزرنے کا ذکر ہے اس میں یہ بنیادی سلامتی ہے۔ توحید حاصل کرلیں اور اللہ کی پناہ میں آجائیں۔ اگر آپ کو یہ نصیب ہو تو یقین کریں کہ آپ کا مہینہ ہی سلامتی سے نہیں گزرا بلکہ سال سلامتی سے گزر گیا ہے اور پھر ایک اور سلامتی کے مہینے میں داخل ہو جائے گا یعنی ساری زندگی آپ کی سلامتی میں گزر گئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 11/مارچ 1994ء)

اطلاعات و اعلانات

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے محمد جاوید بھٹی صاحب کارکن دفتر جلسہ سالانہ کو مورخہ 8 نومبر 2001ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام آصفہ جاوید عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم محمد یعقوب بھٹیؒ صاحب کارکن P.S کی پوتی اور مکرم محمد اشرف صاحب صدر حلقہ کلیار ٹاؤن سرگودھا کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک باعمر اور خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

درخواست دعا

مکرم لطیف احمد صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب دارالعلوم غربی حلقہ صادق ربوہ کی اہلیہ مکرمہ امتہ الصبور صاحبہ لبلبہ کے بڑھ جانے کی وجہ سے شدید علیل ہیں درد بہت ہے کنٹرول نہیں ہو رہا اب ان کو فیصل آباد ریفر کیا گیا ہے الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں احباب سے ان بابرکت ایام میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم بشیر احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ)

مکرم بشیر احمد صاحب ابن مکرم غلام احمد صاحب ساکن دارالیمن غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ / مکان نمبر 8/19 دارالیمن غربی ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ دس مرلہ ہے۔ یہ حصہ خاکسار کے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

(1) مکرم بشیر احمد صاحب (بیٹا)
(2) محترمہ امتہ الحی صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان دارالقضاء

(محترمہ سعدیہ ناہید صاحبہ بابت ترکہ مکرم عارف محمود صاحب)

محترمہ سعدیہ ناہید صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب آف تخت ہزارہ ضلع سرگودھا حال دارالنصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے شوہر مکرم عارف محمود صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ نمبر 1/43 محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلہ 206 مربع فٹ میں سے ان کا حصہ 3 مرلہ 160 مربع فٹ ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ سعدیہ ناہید صاحبہ (بیوہ)
2۔ نابالغ مدثر احمد (بیٹا)
3۔ نابالغ طیبہ سحر (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم تک دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

دلہن جیولرز
نیو صادق بازار رحیم یار خان
پروپرائٹر: نصیر احمد فون رہائش 72652
فون دکان 74-77655-75477-0731

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا سیالکوٹ پاکستان
فون دوکان 594674 فون رہائش 553733
موبائل 0300-9610532

جدید اور فینسی۔ مدراسی۔ اٹالین۔ سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز
بازار صرافہ سیالکوٹ
پروپرائٹر: عبدالستار
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
پروپرائٹر: سفیر احمد
فون دوکان 592316 فون رہائش 586297-551179

سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
SPECIAL HOMOEO
HAIR & BRAIN TONIC
بالوں اور دماغ کی طاقت کیلئے۔ لمبے، گھنے، سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز۔ اس کے دو تین ماہ مسلسل استعمال سے بالوں کا وقت سے پہلے گرنا، ٹوٹنا یا سفید ہونا رک جاتا ہے۔ خشکی ختم ہو جاتی ہے۔ دماغ کو طاقت ملتی ہے۔ بے خوابی اور سردرد دور کرنے کیلئے ازحد مفید ہے۔ الغرض یہ تیل بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی دوا ہے
پیکنگ 120ML رعایتی قیمت =/175 بمعہ ڈاک خرچ =/235
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ 35460 فون: 212399

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
سہیل صدیقی فون آفس 2877423-2270056

خبریں

ربوہ: 26 نومبر - گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 اور زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

☆ منگل 27 - نومبر غروب آفتاب: 5-08

☆ بدھ 28 - نومبر طلوع فجر: 5-22

☆ بدھ 28 - نومبر طلوع آفتاب: 6.45

مزار شریف میں غیر ملکی قیدیوں کی بغاوت

مزار شریف کے ایک قلعے کے اندر 500 غیر ملکی قیدیوں نے جن کا تعلق اسامہ کی تنظیم القاعدہ سے بتایا جاتا ہے نے شمالی اتحاد کے پہرہ داروں سے اسلحہ لے کر خونیں بغاوت کردی- جسے ناکام بنانے کے لئے امریکی طیاروں نے بھی بمباری کی- مگر وہ ڈٹے رہے اور دونوں اطراف کے کئی افراد ہلاک ہو گئے-

مجاہدین کے خلاف امریکی پیشکش

امریکہ نے کشمیری مجاہدین سے نمٹنے کے لئے بھارت کو امداد کی پیش کی ہے- بھارتی روزنامہ "ہندو" کے مطابق یہ پیشکش بھارتی وزیراعظم واجپائی کے دورہ امریکہ کے دوران کی گئی- پاکستان سے مجاہدین کا داخلہ روکنے کے لئے بغیر پائلٹ کے فضائی گاڑیاں- دیگر ٹرانسپورٹ اور فنی آلات فراہم کئے جائیں گے-

بحالی جمہوریت کے لئے امریکہ دباؤ ڈالے

سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے بھارت پر زور دیا ہے کہ وہ پاکستان میں فوجی حکومت پر بحالی جمہوریت کے لئے امریکہ کے ذریعے دباؤ ڈالے- نئی دہلی میں بھارتی وزیراعظم سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جنرل مشرف ایک غیر منتخب لیڈر ہیں-

بھارتی اخبار کی گستاخی

انتہا پسند نظریات کی حامل اور سرکاری سرپرستی میں چلنے والے بھارتی اخبار "دی ہندو" نے رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں نبی آخرالزمان حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے ان کے کارٹون شائع کئے ہیں- جس سے بھارت سمیت دنیا بھر کے مسلمانوں میں شدید بے چینی اور غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے- مسلمانوں نے انتباہ کیا ہے کہ بھارتی اخبار معافی مانگے ورنہ بھرپور احتجاج کریں گے-

چوہدری اکبر علی
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9- ہنزہ بلاک، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور - فون: 5418406

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
پروپرائٹر: - غلام مرتضٰی محمود
فون دکان 213649 فون رہائش 211649

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں - اپنا کمپیوٹر - ٹی وی - ویڈیو گیم - ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں-
32 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎ 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

البشیرز - اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
پتوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
بانی سنز Bani Sons
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار
فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر
بٹ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
فون 042-5151130 پروپرائٹر: ظہیر احمد باجوہ

رمضان المبارک کے ایام میں معائنہ فری (چیک اپ)
شام 3 بجے تا رات 7 بجے
مریم میڈیکل سنٹر
یادگار روڈ ربوہ فون 213944

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلویشن دستیاب ہیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 642628-34101 چوک کچہری بازار فیصل آباد

دواخانہ ہذا میں سٹور اور دوسرے شعبہ جات میں میٹرک/ایف-اے ملازمین کی ضرورت ہے- سٹور کے لئے ریٹائرڈ حضرات کو ترجیح دی جائے گی- فوری رابطہ کریں-
خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ فون 211538

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے - بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
✆ 04524-212434 Fax:213966

فری ہوم سروس | فری ہوم سروس
فون کریں گیزر لگوائیں
الفضل روم کولر اینڈ گیزرز
بھاری چادر کے گیزر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں
نیز پرانے گیزر کی مرمت یا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں
کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور فون: 5114822, 5118096

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید و فروخت کا مرکز
احمد موٹرز
157/13 فیروز پور روڈ - مسلم ٹاؤن موڑ لاہور
رابطہ کیلئے - مظفر محمود - فون آفس 7572031-32
رہائش 142/D ماڈل ٹاؤن لاہور

ربوہ آئی کلینک
رمضان المبارک میں کلینک کے اوقات
صبح 9:30 تا شام 4:00 بجے تک ہوں گے
کنسلٹنٹ آئی سرجن
ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد
ایف آر سی ایس ایڈنبرا - یوکے
دارالصدر غربی ربوہ فون 04524-211707

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86 - علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

MAGNA GROUP

M/S Magna Tech (PVT.)Ltd.
Manufacturer of Textile Rotary Printing Screens
Length:1280 to 3050 mm
Repeat: 517 to 914 mm
Mesh: 60,70,80,100,125,155

M/S.Magna Textile Industries (PVT.) Ltd.
Manufacturer & exporters of home textile products, bed sheets, bed covers, woven, bed sets, printed and dyed woven fabrics.
Factory is equipped with latest machinery of Dyeing, Bleaching, Printing & Finishing

M/S. Magna International
Importers/Exporters, Representative
Manufacturers: Pigment Binder & Pigment Colours
Stockist: Thickener Powder, Thickener Paste, Printing Blankets, Conveyors for Rotary Printing Machines and other Textile Accessories, Nickle Sugar screen.

M/S.Saeed Ullah Cloth Merchants.
Importer/ Exporter & General Order Supplier.
Address: P-15 Rail Bazar Faisalabad, Pakistan
Tel: 0092-41-617616, 637616
Fax: 0092-41-615642
URL: http://www.magnatextile.com
Email: magna@fsd.comsats.net.pk

Representatives:-
M/S.Muller S.A.France (Conveyors/Felt blanket)
M/S. System, U.S.A (water Treatment System)
M/S.Conradi.Germany (Nickle Sugar Screens)

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61